روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۱۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۱۲ | سوموار ۱۱ ذی الحجہ - ۱۴۱۴ھ ' ۲۳ - ہجرت ۷۳ ۱۳ ھش ' ۲۳ - مئی ۱۹۹۴ء

باطن بھی سنوارو اور ظاہر بھی درست کرو

خدا کی راہ میں شجاع بنو' انسان کو چاہئے کبھی بھروسہ نہ کرے کہ ایک رات میں زندہ رہوں گا۔ بھروسہ کرنے والا ایک شیطان ہوتا ہے۔ انسان بہادر بنے۔ یہ بات زور بازو سے نہیں ملتی۔ دعا کرے اور دعا کراوے' صادقوں کی صحبت اختیار کرے۔ سارے کے سارے خدا کے ہو جاؤ دیکھو کوئی کسی کی دعوت کرے اور نجس ٹھیکرے میں روٹی لے جائے۔ اسے کون کھائے گا۔ وہ تو الٹا مارا جائے گا۔ باطن بھی سنوارو اور ظاہر بھی درست کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے (-) یہی تعلیم دی تھی۔ کہ تم وجود واحد رکھو' ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو' اتحاد نہ ہو۔ تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو' فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔

درخواست دعا

○ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید رقم فرماتے ہیں۔

خاکسار کی رفیقہ حیات قریباً تین سال سے بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں۔ رفتہ رفتہ حالت بفضل خدا ترقی پذیر تھی لیکن ۱۲-۱۳ مئی کی درمیانی شب کو فالج کا ایک اور حملہ ہو گیا۔ علاج کے لئے چار پانچ روز فضل عمر ہسپتال میں رکھا گیا۔ بفضل خدا حالت سنبھل گئی اور ۱۶۔ مئی کی شام کو ہم مریضہ کو ہسپتال سے گھر لے آئے۔ کمزوری خاصی ہو گئی ہے۔ قارئین کرام سے ان کی شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تحریک جدید اور ذیلی تنظیمیں

○ جب سے تحریک جدید کا آغاز ہوا ہے اس تحریک کو جاری کرنے والے مقدس وجود کی طرف سے جماعت کی ذیلی تنظیموں کو اس کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے کی تلقین بھی فرمائی گئی ہے۔ اسی بناء پر انصار اللہ' لجنہ اور خدام الاحمدیہ سے عند الضرورت بعض ضروری معلومات طلب کی جاتی ہیں اور وہ ازراہ تعاون معلومات بہم پہنچا کر دفتر ہذا کو شکریہ کا موقع دیتے ہیں۔

ان دنوں دفتر ہذا کو معاونین خصوصی کے بارے میں ضروری معلومات مطلوب ہیں تینوں ذیلی تنظیموں میں سے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جس قدر معین اور صحت کے ساتھ معلومات مل رہی ہیں دفتر ہذا ان کا شکریہ ادا کرتا ہے نیز توقع رکھتا ہے کہ دیگر تنظیمات بھی اسی صحت کے ساتھ مطلوبہ معلومات جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں گی۔ اس سلسلہ میں ہر تنظیم کو الگ الگ چٹھیاں لکھی جا چکی ہیں۔ اس سلسلے میں یاددہانی کروانا مناسب نہ ہو گا اس مختصر سے اعلان کو ہی کافی سمجھا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نیکیاں زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہر نیکی جو انسان کرتا ہے اس کے ذریعہ وہ اپنی ایک نئی حس اور طاقت کو زندہ کرتا ہے جو جنت میں اس کے کام آنے والی ہے۔ جنتی نعمتیں جنت میں ہیں اگر انسان چاہے کہ ان سب سے لطف اٹھائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقابل پر زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرے جس طرح انسان دنیا میں اچھے نظارے دیکھ کر لطف اٹھاتا ہے۔ ناک سے خوشبو سونگھ کر یا کانوں سے اچھی آوازوں کو سن کر لطف اندوز ہوتا ہے یا زبان سے چکھ کر لذت اٹھاتا ہے اور ہر ایک چیز کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں قسمیں ہوتی ہیں۔ نظارے دنیا میں ہزاروں قسم کے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اسی طرح خوشبوئیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں۔ اچھی آوازیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں اور چیزوں کے ذائقے بھی ہزاروں قسم کے ہیں۔ ہر ایک آدمی کا ذوق مختلف ہوتا ہے۔ بعض آدمی ترش چیزوں کو پسند کرتے ہیں لیکن بعض ترش چیز کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے ذوق کے مطابق نہیں ہوتی۔ اور جن کو ترش چیز پسند ہے وہ بھی سارے کے سارے کسی ایک چیز کو پسند نہیں کرتے بلکہ مختلف طبائع مختلف چیزوں کو پسند کرتی ہیں کیونکہ ترش چیزیں کوئی ایک یا دو قسم کی نہیں بلکہ ہزاروں قسم کی ہیں بعض مٹھاس کو پسند کرتے ہیں۔ آگے مٹھاس کی بھی ہزاروں قسمیں ہیں۔ بعض کو گڑ پسند ہوتا ہے۔ بعض کو فرنی پسند ہوتی ہے یہ سب چیزیں میٹھی ہیں۔ لیکن کسی کو کوئی میٹھی چیز پسند ہوتی ہے اور کسی کو کوئی۔ اسی طرح جنت کی نعمتیں بھی لاکھوں کروڑوں قسم کی ہونگی۔ مگر ان کے مقابل پر انسان کو بھی کروڑوں کروڑ نیکیاں کرنی چاہئیں۔

(از خطبہ ۱۰- اکتوبر ۱۹۴۵ء)

"میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۴- ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۲۴- مئی ۱۹۹۴ء

غلط خبروں کی تردید

کسی بھی ملک کے اچھے یا برے حالات کا تعلق اس کے عوام الناس کے خیالات سے ہوتا ہے۔ عوام الناس امن اور چین سے زندگی گذار رہے ہیں تو حالات اچھے ہیں اور اگر عوام الناس بے چین ہیں اور انہیں سکون میسر نہیں تو یقیناً ملک کے حالات کو کسی طرح بھی اچھا نہیں کہا جاسکتا۔

اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ عوام الناس کے رویئے اور ارادے ان باتوں سے تشکیل پاتے ہیں جو خبروں کے واسطے سے ان تک پہنچتی ہیں۔ انہیں جو کچھ بتایا جاتا ہے وہ اسے درست سمجھتے ہیں اور اسی کے مطابق وہ سوچتے ہیں۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ فلاں بااثر لیڈر مار اگیا ہے تو اس کے ساتھی افراتفری پیدا کردیں گے اگرچہ وہ لیڈر کسی محل میں بیٹھا عیش و عشرت سے زندگی گذار رہا ہو۔ اس کی موت کی خبر اس کے ساتھیوں کو بے چین کرے گی اور ہو سکتا ہے انہیں فسادات پر بھی آمادہ کردے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اسی بات کو پیش نظر رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ آج کل خبریں ہم پہنچانے کا ذریعہ اخبارات ریڈیو اور ٹی وی ہیں اس لئے ابلاغ عامہ کے ان واسطوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خبریں شائع کرتے ہوئے اور نشر کرتے ہوئے اس بات کو مد نظر رکھیں کہ ان میں کوئی غلطی نہ ہو کم از کم واقعہ تو غلط طریق پر بیان نہ کیا جائے۔ آخر عوام الناس ان خبروں ہی سے اپنا رویہ بناتے ہیں اور ارادوں کو مستحکم کرتے ہیں۔ ملک کی موجودہ فضا کا بہت سا انحصار ان خبروں پر ہے جو ان کو ذرائع ابلاغ سے ملتی ہیں۔

ہمیں ایک روزنامے کی ایک خبر نے حیران کردیا۔ اس خبر میں صدر مملکت کی طرف یہ خبر منسوب کی گئی ہے کہ وزیر اعظم سے ان کی ہر ملاقات کے سلسلہ میں جو کچھ اخبارات عوام الناس کو بتاتے ہیں اس کا نوے فی صد غلط ہوتا ہے۔ یقیناً غلط ہوتا ہوگا اور یہ غلط باتیں ہی عوام الناس کا رویہ بناتی ہیں اور انہیں مختلف کاموں پر ابھارتی ہیں۔ عوام الناس کو گمراہ کرنے کی ذمہ داری۔ اس بات کے پیش نظر۔ اخبارات پر آتی ہے۔ لیکن گمراہ رہنے دینے کی ذمہ داری کس پر ڈالی جائے۔ اگر صدر مملکت یا وزیر اعظم یا وفاقی محکمہ اطلاعات ان باتوں کی تردید نہ کرے تو سمجھا جائے گا کہ گمراہ رہنے کی ذمہ داری ان پر آتی ہے۔

ہماری درخواست ہے کہ جب بھی اخبارات اس سلسلہ میں کوئی غلط بات شائع کریں حکومت کی طرف سے اسکی تردید ہونی چاہئے۔ اصل بات آپ نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتائیں لیکن غلط بات کی تردید تو کریں۔

خدمتِ انساں ہے وجہ حصولِ عز و جاہ
آپ بن جائیں غریبوں کی حفاظت کی سپاہ
دائیں بائیں دیکھئے کس حال میں رہتے ہیں لوگ
جو ضرورت مند ہیں ان پر رہے ہر دم نگاہ

ابوالاقبال

○

جھولی میں مری آپ بگولے تو نہ ڈالیں
میں دامنِ رحمت کی ہوا مانگ رہا ہوں

خیرہ نہ کریں میری نظر برقِ تپاں سے
مَیں چاند ستاروں کی ضیاء مانگ رہا ہوں

مَیں خُوبیٔ قسمت کا تقاضا نہیں کرتا
بس حوصلۂ صبر و رضا مانگ رہا ہوں

جلتی ہے مری سانس سے الفاظ کی مشعل
افکار کی بے دُود فضا مانگ رہا ہوں

مانگوں کہ نہ مانگوں مگر از راہِ ترحّم
سب کچھ مجھے دے دیں یہ دُعا مانگ رہا ہوں

اک آنچ کی ہے کسر تو رہ جائے نہ وہ بھی
تکمیلِ جفا' بہرِ وَفا مانگ رہا ہوں

کچھ لوگ بضد ہیں کہ وہ بُت لیں۔ گے خدا سے
مَیں ہوں کہ ہر اک بُت سے خدا مانگ رہا ہوں

نسیم سیفی

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بآمد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی امانت پر چل رہا ہے۔ اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے امانت فرمائیں۔ جبتک ایسی امانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

امانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کردیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

پاکستان کے احمدیوں کو صبر اور استغفار سے اللہ کی مدد مانگنی چاہئے

حتی المقدور اپنی حفاظت سے غافل نہیں ہونا چاہئے

اپنے گھروں میں جھگڑے ختم کر کے اسے جنت کا گہوارہ بنائیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر مورخہ ۱۲- مئی- ۱۹۹۴ء کو بیان کردہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن ۱۲ مئی- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے پاکستان کے احمدیوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ موجودہ حالات میں جو مشکلات درپیش ہیں ان کے پیش نظر صبر اور استغفار سے کام لینا چاہئے اور اللہ سے مدد مانگنی چاہئے لیکن حتیٰ المقدور اپنی مدد اور حفاظت سے غافل نہیں ہونا چاہئے جب دروازہ کھٹکے تو پوری احتیاط کر کے دروازہ کھولا جائے- ویڈیو کیمرے اور سٹل کیمرے سے جہاں جہاں ممکن ہو حملہ آوروں کی فوٹوز لی جائیں- رات کو فلڈ لائٹ میں فوٹو لینے کا اہتمام کیا جائے- عموماً چیدہ چیدہ جگہوں پر حملے ہوتے ہیں وہاں ایسے انتظامات کئے جا سکتے ہیں- حضرت صاحب نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں پاکستان کے احمدیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا پہلے پوری تدابیر کریں- انتظامات مکمل کریں دعا میں کمی نہ آنے دیں اور پھر توکل کریں- اور پھر جو بھی ہو اللہ تعالیٰ ہر نقصان کو فائدے میں بدل دے گا- حضرت صاحب نے فرمایا کہ بڑی جماعتیں چھوٹی جماعتوں کے لئے تدابیر کریں-

حضرت صاحب نے فرمایا پاکستان کے عوام شریف النفس لوگ ہیں- یہ مجبور اور بے اختیار ہیں بہت کم ہیں جو مولوی صاحبان کے بہکاوے میں آکر فساد پر اترا کرتے ہیں- حضرت صاحب نے پاکستان کی حکومت سے کہا کہ وہ ہوش کرے اور فساد کے کارخانے بند کرے- حکومت کو ایسی دینی تعلیم کو چیک کرنا چاہئے جہاں سے فساد پھیلتا ہے اور اسلام کا بھیانک تصور دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے-

حضرت صاحب نے سیالکوٹ کی جماعتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ سب کی جماعتوں کا کیا حال ہے؟ یہاں جو مجالس لگ رہی ہیں ان کا کیا حال ہے- ابھی بھی یہاں سے بعض جھگڑوں کی خبریں ملتی ہیں اس سے فکر پیدا ہوتا ہے- حضرت صاحب نے فرمایا یہ وقت جھگڑوں کا نہیں ہے- بعض اوقات تو معمولی معمولی باتوں پر جھگڑے کی خبریں ملتی ہیں میں نے جماعت کو بارہا نصیحت کی ہے کہ اپنے گھروں کو جنت کے گہوارے بنائیں اگر ہر ساس اپنی بیٹی کو اپنی بہو سمجھے تو جہاں وہ ہنگامہ کرے گی اسے فوراً خیال آجائے گا کہ میری بیٹی کے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے- یہ خیال اس کو فوراً روک دے گا- اگر ہر بہو اپنی ساس کو اپنی ماں سمجھے تو وہ بھی فساد کرنے سے باز رہے گی-

حضرت صاحب نے فرمایا ایسے موقع پر بیٹے کے لئے بڑی مشکل صورت حال پیدا ہو جاتی ہے بیٹے لکھتے ہیں کہ ہماری ماں چھوٹی سی بات پر فساد پیدا کر دیتی ہے- بیوی سے بھی غلطیاں ہوتی ہونگی مگر ماں کا رویہ ایسا تلخ ہے کہ زندگی اجیرن ہو چکی ہے- باپ اگرچہ فوت ہو چکا ہے مگر جب وہ زندہ تھا اس کی حالت بھی تنگ ہی تھی- بیٹے پوچھتے ہیں ہم کیا کریں کس کی سائڈ لیں-

حضرت صاحب نے فرمایا سائڈ کا جہاں تک تعلق ہے جو ایمان والا ہے وہ ہمیشہ حق اور سچائی کی سائڈ لیتا ہے لیکن اس میں بھی ایک سلیقہ ہوتا ہے- قرآن کا حکم ہے کہ ماں باپ کے خلاف سخت کلامی نہیں کرنی- اف نہ کریں صبر سے کام لیں- بیوی سے جہاں تک ممکن ہے محبت سے شفقت سے دلداری کریں-

حضرت صاحب نے فرمایا بعض بہوئیں بد کلامی کرتی ہیں- الگ ہو جانا چاہتی ہیں- لیکن ماں بیوہ ہے بہنیں یتیم ہیں- یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ان کو الگ کر دیا جائے- حضرت صاحب نے فرمایا کہ بعض اوقات مرکزی نمائندے اصلاح اور صلح کے خیال سے ایسا کروا دیتے ہیں کہ چلو بہو اور بیٹا الگ ہو جائے حضرت صاحب نے فرمایا ایسا کرنا ہرگز درست نہیں- گھروں کو بسانے کے لئے گھروں کو اجاڑا نہیں جا سکتا- ایسی مائیں جو بے سہارا ہیں ان کے حقوق ادا کئے جائیں اگر بیوی کہتی ہے کہ ماں کا گھر اجاڑ کر میرا گھر علیحدہ بناؤ تو اس کی بات ماننے کی بجائے اسے طلاق دے دینا بہتر ہے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

"بچوں کو تصویر کشی کی تربیت دینے کے لئے بعض ایسی تصویروں کی کتب بھی دستیاب ہیں جن میں خاکوں کی صورت میں نقوش بنائے جاتے ہیں لیکن رنگ نہیں ہوتے اور بچے پھر اپنی مرضی اور مزاج کے مطابق' اپنی طبعی صلاحیتوں کے مطابق' اپنے ذوق کے مطابق ان میں رنگ بھرتے ہیں- اگر ایسی لاکھوں کتابیں بھی شائع کر دی جائیں اور لکھو کھہا بچوں کو تقسیم کر دی جائیں تو بظاہر تصویر ایک ہی ہوگی لیکن ہر بچہ جب اس میں رنگ بھرے گا تو نتیجہ مختلف نکلے گا- خواہ رنگ بھی ایک ہی قسم کے مہیا کئے جائیں' لیکن ہر ایک اپنے ذوق' اپنے مزاج اپنی صلاحیتوں کے مطابق رنگ بھرتا ہے اور تصویر مختلف روپ لے کر ظاہر ہوتی ہے- سورۂ فاتحہ کا جو میں پیچھے دو خطبوں میں ذکر کر چکا ہوں' اس کی اور نماز کی باقی تمام ان عبادتوں کا یہی حال ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں وہ سارے کلمات جو نماز میں ادا کئے جاتے ہیں ان میں رنگ انسان کو خود بھرنے پڑتے ہیں اور جہاں تک سورۂ فاتحہ کا تعلق ہے وہ تو خود بھی اپنی کیفیتیں اس طرح بدلتی رہتی ہے کہ زاویہ بدلنے سے اس کا اور رنگ دکھائی دیتا ہے اور ہر زاویے پر پھر بے شمار ایسے امکانات ابھرتے ہیں جن کی روشنی میں انسان سورۂ فاتحہ کی مدد سے مضامین تک رسائی پاتا ہے اور مضامین کو جذبات میں ڈھال کر پھر سورۂ فاتحہ میں ایسی کیفیت کے رنگ بھرتا ہے جس سے سورۂ فاتحہ کوئی اجنبی چیز کوئی بیرونی چیز نہیں رہتی بلکہ اس کے دل کی واردات بن جاتی ہے- حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اسی مضمون کو نماز کے متعلق یوں بیان فرمایا کہ دیکھو نمازیں جو تم پڑھتے ہو ان میں الفاظ وہی ہیں جو سب پڑھتے ہیں لیکن کیفیتیں الگ الگ ہوتی ہیں اور کوئی نماز فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تم اس کو اپنی کیفیت سے نہ بھرو- کیفیت سے بہتر اور کوئی لفظ اس منظر کی تصویر کشی نہیں کر سکتا' اس صورت حال کو بیان نہیں کر سکتا- حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے لفظ کیفیت رکھ کر تمام مضامین کو یہاں مجتمع کر دیا- کیفیت اس آخری احساس کا نام ہے جو مختلف چیزوں سے پیدا ہوتا ہے اور اس کا خلاصہ کیفیت ہے اگر سائنسی زبان میں ہم اس کی بات کریں تو اگرچہ ہم مختلف تصویریں دیکھ رہے ہوتے ہیں یا مناظر دیکھ رہے ہوتے ہیں- خوشبوئیں سونگھ رہے ہوتے ہیں' لمس سے لذت پا رہے ہوتے ہیں اور اسی طرح حواس خمسہ ہمارے لئے مختلف قسم کے دل کشیوں کے سامان لاتے ہیں لیکن آخری صورت میں وہ الیکٹریکل PULSES ہیں جن میں تبدیل ہوتے ہیں- اور بجلی کی وہ لہریں ہی ہیں جو ہمارے دماغ تک پہنچتی ہیں وہاں نہ رنگ پہنچتا ہے نہ خوشبو پہنچتی ہے نہ لمس سے کچھ حصہ وہاں پہنچتا ہے- اس کا نام کیفیت ہے جو انسان محسوس کرتا ہے-

ضروری اعلان

○ وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے- تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہوں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہوگا (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ)

ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے-

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے نمازمیں لذت پیدا کرنے اور افادیت پیدا کرنے کے لئے ہمیں یہ نسخہ عطا فرمادیا کہ وہ نمازیں جن میں کچھ کیفیت شامل ہوگی وہ کار آمد نمازیں ہیں۔ وہ نمازیں جو کیفیت سے خالی ہوں گی ان سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور وہ ایسے برتنوں کی طرح ہیں جن میں کچھ بھی بھرا نہیں ہوا۔ پس نمازوں میں کیفیت پیدا کرنے کی خاطر میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ کون سی چیزیں کیفیت پیدا کرنے کے لئے ممد ہوتی ہیں۔ کیفیت از خود پیدا نہیں ہو جاتی کیفیت کے لئے حواس خمسہ سے مدد لینا ضروری ہے اور حواس خمسہ جو پیغامات پہنچاتے ہیں وہ پیغامات دماغ کے مختلف حصوں پر اثر انداز ہو کر کیفیت پیدا کرتے ہیں۔

پس علم بڑھانا اور گہری نظر سے کائنات کا مطالعہ کرنا۔ خدا تعالیٰ سے شناسائی حاصل کرنا اور حواس خمسہ جو خدا نے عطا فرمائے ہیں ان کے ذریعے خدا کی حمد تک پہنچنا' یہ وہ مضمون ہے جس کا زندگی کے ہر لمحے سے تعلق ہے اور ہمارے گرد و پیش یہ مضمون بنتا چلا جاتا ہے۔ اگر ہم ہوش مندی کے ساتھ محسوس کریں کہ ہم کیسے رہ رہے ہیں۔ اور اپنے ماحول کے اثرات کو خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ باندھنا سیکھ لیں۔ پھر جب آپ نماز میں داخل ہوں گے تو وہ نماز کیفیتوں سے بھری ہوئی ہوگی۔ اگر نماز سے باہر کچھ نہیں ہے تو نماز کے اندر بھی کچھ پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے بعض لوگ جو یہ حیران ہوتے ہیں کہ ہم تو نماز میں داخل ہوئے تھے لذتیں حاصل کرنے کے لئے ہمیں تو وہاں کوئی لذت نہیں ملی۔ باہر کی دنیا میں لوٹے اور پھر لذتوں میں دوبارہ کھوئے گئے' وہ بالکل درست کہتے ہیں کیونکہ باہر کی لذتوں کا خدا سے تعلق نہیں تھا اور اندر نماز خالی پڑی تھی۔ اس لئے خالی ویرانے سے سے گھبرا کر وہ ان لذتوں کی طرف لوٹتے ہیں جن کا خدا کی ذات سے تعلق نہیں یعنی تعلق ہے تو سہی مگر وہ سمجھتے نہیں۔ رشتے تھے تو سہی مگر وہ باندھے نہیں گئے۔ اس لئے وہ اس مادی دنیا سے لذت پانے کی اہلیت رکھتے ہیں لیکن روحانی دنیا سے لذت پانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ پس اپنی سوچ کو انگیخت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ سوچ کے بغیر دل میں جذبات پیدا نہیں ہوا کرتے۔ بعض لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ قلبی کیفیت اور چیز ہے اور دماغ اور چیز ہے۔ حقیقت میں ایک دوسرے سے الگ ان کا وجود نہیں ہے۔

قرآن کریم نے سوچوں کے آخری مرکز کے طور پر فواد کا یعنی دل کا ذکر فرمایا ہے اور دلوں کو ہی اندھا قرار دیا اور دلوں ہی کو دیکھنے والا بیان کیا جس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ دماغ کی آخر حقیقت بھی دل پر منتج ہوتی ہے۔ اور آخری صورت میں چونکہ کیفیتیں بن جاتی ہیں اور کیفیتوں کا مرکز دل ہے اس لئے قرآن کریم بھی دماغ کی بجائے دل کا ذکر کرتا ہے۔ پس اپنی سوچ کو بیدار کریں تو آپ کے دل میں عرفان کی لہریں دوڑنے لگیں گی۔ اور عرفان کی لہریں ہی ہیں جو وہ کیفیت پیدا کرتی ہیں جس سے نماز میں لذت پیدا ہوتی اور اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیار بڑھتے رہتے ہیں۔

اب حواس خمسہ کا میں نے ذکر کیا ہے' اس سے پہلے میں پچھلے خطبے میں ڈیوڈ ایٹن برو (DAVID ATTENBOROUGH) کی ایک دو ویڈیو کیسٹس کا ذکر کر چکا ہوں۔ مجھے بعد میں کسی نے بتایا کہ جو کچھ انہوں نے ویڈیو کی صورت میں پیدا کیا ہے اس کو انہوں نے کتابی شکل میں بھی ڈھالا ہوا ہے اور ان کی تصنیف بھی ملتی ہے مگر بہر حال یہ ایسی چیزیں ہیں جو ہر کس و ناکس کی پہنچ میں نہیں اور نماز ہر شخص نے پڑھنی ہے تو بعض لوگوں کی رسائی ایسے مواد تک ہوتی ہے جن سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کا علم بڑھتا ہے اور اگر ان کے اندر بصیرت ہو تو وہ اس علم کے بڑھنے کے ساتھ خدا تعالیٰ کی یاد میں بھی ترقی کرنے لگتے ہیں۔ لیکن اگر دیکھنے کی طاقت ہی کچھ نہ ہو تو وہ علم الگ پڑا رہتا ہے اور خدا کا تصور الگ پڑا رہتا ہے اور ان دونوں کے درمیان رشتہ قائم نہیں ہوتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ ساری دنیا تو اس قسم کے علم تک رسائی نہیں رکھتی اور وہ دنیا جو پہلے گزر چکی ہے جن میں ایسے زمانے شامل ہیں جن میں خدا کے عظیم انبیاء گزرے جو خدا کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے تھے اور وہ زمانہ بھی شامل ہے جس میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے جن سے زیادہ ذکر کرنے والا نہ پہلے پیدا ہوا نہ آئندہ کبھی ہو سکتا ہے تو اس زمانے میں تو ڈیوڈ ایٹن برو کا وجود ہی کوئی نہیں تھا۔ اس سائنس کا وجود نہیں تھا جس نے ڈیوڈ ایٹن برو پیدا کئے۔ ان ایجادات کا کوئی تصور نہیں تھا جن کے ذریعے سے انسان کی خدا تعالیٰ کی ان صنعتوں تک رسائی ہوئی جن میں اس نے حیرت انگیز تخلیق کے کرشمے دیکھے۔

پس نماز تو ہر زمانے کے لئے ہے اور ذکر الٰہی ان ظاہری علوم کا محتاج نہیں مگر ذکر الٰہی اس اندرونی توجہ کا ضرور محتاج ہے جس کے نتیجے میں ہر جگہ انسان کو خدا ملنا شروع ہو جاتا ہے اور نظر میں گہرائی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اپنے گرد و پیش جہاں دیکھتا ہے وہ خدا کے وجود کو وہاں جلوہ گر دیکھتا ہے اور جتنی بصیرت تیز ہو اور جتنی محبت بڑھے اتنا ہی خدا کا وہ جلوہ زیادہ خوبصورت' دلکش اور دلربا دکھائی دینے لگتا ہے۔ پس عام دنیا کے دستور کے لحاظ سے بھی نماز میں اور خصوصاً سورۃ فاتحہ میں ہر انسان اپنی اپنی توفیق کے مطابق رنگ بھر سکتا ہے۔ حواس خمسہ کی میں نے بات کی ہے اب یہ بھی ایک بڑی دلچسپ غور طلب بات ہے کہ سورۃ فاتحہ میں رب العالمین کے بعد رحمان کا ذکر فرمایا گیا اور رحمان پر غور کرنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایسی ذات ہے (بے شمار اور بھی معانی ہیں لیکن ایک بڑا نمایاں معنی یہ ہے کہ) جس نے محض ضرورت سے بہت بڑھ کر دیا۔ "محض ضرورت" تو یہ ہے مثلاً کہ ایک انسان کی بھوک مٹ جائے اور اس کی غذا اس لحاظ سے مکمل ہو کہ اس کو زندگی کے قیام کے لئے اور زندگی کی نشوونما کے لئے جن کیمیائی اجزاء کی ضرورت ہے وہ اسے متناسب شکل میں مہیا ہو جائیں۔ یہ زندگی کی محض ضرورت ہے اور یہ ضرورت بعض دفعہ ڈرپس کی صورت میں بھی جس کے ذریعے مریضوں کو خوراک پہنچائی جاتی ہے' انسان کو مہیا ہو جاتی ہے ایسے کنسنٹریٹس کی صورت میں یعنی ایسی غذاؤں کے خلاصے کی شکل میں بھی انسان کو مہیا ہو جاتی ہے جس میں مزا کوئی نہیں ہوتا یا ہوتا ہے تو معمولی سا ہوتا ہے اور ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو اگر خدا تعالیٰ نے کائنات کو بعض ضرورتوں کی خاطر پیدا کرنا تھا تو محض اس طرح بھی پیدا فرما سکتا تھا کہ ہر چیز کی ضرورت پوری ہو جائے اور خدا نے تخلیق کا گویا حق ادا کر دیا لیکن ہر جگہ آپ کو رحمانیت جلوہ گر دکھائی دیتی ہے۔ حواس خمسہ پر آپ غور کر کے دیکھیں یہ تو ہر انسان کے بس میں ہے اس کے لئے کسی علم کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان سے مراد وہ ہے جسے حواس خمسہ عطا ہوں۔ اور اگر حواس خمسہ عطا نہ ہوں تو چار حواس عطا ہوں تو ان کے ذریعہ بھی انسان اس قسم کی معرفت تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ تین ہوں تو ان کے ذریعے بھی انسان اپنی توفیق کے مطابق خدا تک پہنچ سکتا ہے مگر حواس خمسہ ہوں یا چار حواس ہوں یا تین ہوں یا دو ہوں یا ایک۔ زندگی میں کوئی ایسا زندگی کا حصہ آپ کو دکھائی نہیں دے گا جو حواس سے عاری ہو اور اگر حواس سے عاری ہے تو وہ موت ہے۔ پس انسان ہی نہیں اس کی ادنیٰ حالتیں بھی حواس کے ذریعے خدا تک پہنچتی ہیں اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے اگر وہ محض اس پہلو سے غور کرے کہ میری ہر حس میں اللہ تعالیٰ نے محض ضرورت پوری نہیں فرمائی بلکہ اس سے بہت بڑھ کر رکھا ہے۔ ناک کی خوشبو کی یا بو کے احساس کی ضرورت ہے وہ اس لئے ہے کہ بعض زہریلی اور گندی چیزوں سے انسان بچ سکے لیکن اس میں لذت کیوں رکھ دی۔ بعض چیزوں میں لذت کیوں رکھ دی گئی؟ سوال تو یہ ہے۔ اس کے بغیر بھی کام چل سکتا تھا بعض جانور اس حد تک وہ قوت رکھتے ہیں جو شامہ کہلاتی ہے۔ یعنی سونگھنے کی قوت کہ وہ اپنی ضرورت کی چیز کو پہچان لیں اور جو چیز ان کے لئے مضر ہو سکتی ہے اس کو پہچان کر اس سے دور ہٹ سکیں۔ یہ ہے بنیادی ضرورت جسے میں محض ضرورت کہتا ہوں لیکن ہر جانور کو خدا تعالیٰ نے کچھ نہ کچھ لذت بھی عطا کر دی ہے جو انسان تک پہنچتے پہنچتے درجہ کمال تک پہنچ جاتی ہے۔ نظر کی محض ضرورت یہ ہے کہ آپ رستہ دیکھ سکیں۔ چیزوں کو نہ صرف دیکھ سکیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس کے فاصلے دیکھ سکیں۔ چیزوں کو اس حد تک پہچان سکیں کہ کون سی آپ کے لئے مفید ہیں اور کون سی مضر ہیں۔ کہاں ٹھوکر ہے کہاں صاف رستہ ہے۔ غرضیکہ "محض ضرورت" کی زندگی کی بہت سی روزمرہ کی ایسی حالتیں ہیں جنہیں نظر پورا کرتی ہے لیکن نظر کے ساتھ لذت رکھ دی اور اس لذت کو ایسی طاقت بخشی ہے کہ انسان حسن کی تلاش میں زندگی بسر کر دیتا ہے۔ شعراء نظر سے تعلق رکھنے والی لذت کا اپنے کلام میں ذکر کرتے ہیں۔ ساری زندگی اس بات پر صرف کر دیتے ہیں کہ ہم نے حسن کو اس طرح جلوہ گر دیکھا' اس طرح جلوہ گر دیکھا۔ کھانے کی لذت سے ہر انسان آشنا ہے اور اگر محض ایسا کھانا ملے جو اس کی ضروریات پوری کرتا ہو لیکن لذتیں زیادہ مہیا نہ کر سکے تو انسان بیزار ہو جاتا ہے۔ بعض گھروں میں اس وجہ سے میاں بیوی کی لڑائیاں طلاق تک پہنچ جاتی ہیں کہ بیوی کو کھانا نہیں اچھا پکانا آتا۔ ہر روز کی بک

باقی صفحہ ۶ پر

فرید طاہر

محترم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب شاہد

میرے پیارے والد محترم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب شاہد ساعیلہ ضلع گجرات کے ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کو وقف کرنے سے قبل آپ کے والد محترم چوہدری سلطان احمد صاحب (جو حال ہی میں فوت ہوئے ہیں) نے آپ کے بڑے بھائی محترم محمد اکبر صاحب کو وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں تعلیم کی خاطر قادیان بھیجا مگر ہوا یوں کہ ہمارے تایا محترم محمد اکبر صاحب تقریباً ایک سال بعد ہی اچانک علیل ہو کر قادیان میں وفات پاگئے آپ کے نیک سیرت والدین نے نہ صرف اس گہرے صدمہ کو کمال حوصلہ سے برداشت کیا بلکہ اپنے دوسرے بیٹے محمد اشرف ناصر صاحب کو بھی وقف کر کے قادیان بھیج دیا اور آپ ۱۹۴۱ء میں بڑی خوشی اور بشاشت سے قادیان روانہ ہو گئے اس وقت گاؤں کے غیر از جماعت عزیزوں اور جماعت کے مخالف لوگوں نے آپ کے والد صاحب پر تنقید کی اور اپنی عقل کے مطابق یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ پہلے محمد اکبر کو قادیان بھیج کر غلطی کی اور اب محمد اشرف ناصر کو بھیج کر اس غلطی کو دوہرا رہے ہیں جس کا انجام بھی (اللہ پناہ دے) پہلے جیسا ہو گا مگر آپ کامل اطمینان اور ذوق و شوق سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔

قیام پاکستان کے ابعد اولا" چنیوٹ اور پھر احمد نگر (جہاں عارضی طور پر جامعہ احمدیہ کا ادارہ کھولا گیا) پڑھتے رہے جہاں سے ۱۹۴۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اسی دوران کچھ عرصہ فرقان بٹالین کے تحت محاذ کشمیر پر کشمیر کی آزادی کے لئے نمایاں خدمات انجام دیں جس کے اعتراف میں پاکستان کے کمانڈر انچیف کی طرف سے تمغہ خدمت پاکستان اور سند اظہار خوشنودی عطا ہوئی ۱۹۵۲ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی آپ شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے اولین طلباء میں سے تھے۔

آپ کی پہلی پوسٹنگ لاہور میں ہوئی بعد ازاں اپنے تقریباً چالیس سالہ عرصہ خدمت کے دوران آپ چکوال' مری' رحیم یار خان' کنری اور کراچی سمیت مختلف شہروں میں خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔

آغاز عمل ۱۹۵۵ء میں چکوال میں آپ کا مشہور مناظرہ بہائیوں کے معروف مبلغ محفوظ الحق علمی سے ہوا۔

محترم والد صاحب جہاں بھی مربی متعین رہے وہاں اپنا ایک گہرا اور نیک تاثر چھوڑا آپ ہر ایک سے انتہائی محبت اور اخلاق سے پیش آتے کبھی کوئی ضرورت مند آجاتا تو اس کی امداد کا ہر ممکن انتظام فرماتے اپنے محدود وسائل کے باوجود بعض اوقات ضرورت مندوں کی اپنی جیب سے حتی الوسع امداد فرما دیتے آپ نے بے شمار لوگوں کو ملازمتیں فراہم کروائیں مجھے نہیں یاد کہ کبھی کوئی نوکری کا طالب آپ سے [illegible] لازماً کہیں نہ کہیں نوکری کا بندوبست کروا دیتے جو بھی آپ سے ایک دفعہ مل لیتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔

آپ کے حسن اخلاق کی وجہ سے آپ کا حلقہ احباب غیر از جماعت احباب میں بھی بہت وسیع تھا کئی معروف اخباروں کے مالکان و ایڈیٹر صاحبان سمیت اہم رہنماؤں سے آپ کے دوستانہ تعلقات تھے مشہور شاعر اور مفکر جناب رئیس امروہوی صاحب مرحوم سے آپ کی ذاتی دوستی تھی مہینہ میں ایک آدھ بار ان دونوں اصحاب کی بھرپور علمی نشست جمتی۔

آئمہ سلسلہ سے محترم والد صاحب کو ساری عمر پر شوق عقیدت رہی اور آئمہ سلسلہ نے بھی آپ پر شفقت کا سلوک فرماتے رہے ۱۹۶۴ء میں آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کے رحیم یار خان میں عرصہ خدمت کے دوران' امیر ضلع کی ذمہ داری سونپی رکھی اسی طرح ۱۹۷۴ء میں جب ساعیلہ میں نئی بیت الذکر بنی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے محترم والد صاحب کو بطور اپنا نمائندہ بیت الذکر کا افتتاح کرنے کا ارشاد فرمایا۔ ۱۹۸۹ء کے جلسہ سالانہ صد سالہ جشن تشکر بر موقع لندن میں آپ کی بطور نمائندہ مربیان صدر انجمن احمدیہ شمولیت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خاص شفقت کی مورد تھی۔ محترم والد صاحب کو امامت سے قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی رہنمائی میں نگرپارکر کے علاقہ میں بطور رئیس المعلمین نمایاں خدمت کی بھی توفیق عطا ہوئی اور جماعت کو وہاں پھل نصیب ہوئے اس مساعی پر حضرت صاحب کے بے حد تعریفی خطوط ہمارے پاس قیمتی اثاثہ ہیں۔

پیارے والد صاحب نے ایک منظم اور ڈسپلن سے بھرپور زندگی گزاری آپ کو باقاعدگی سے ڈائری لکھنے کی عادت تھی آپ کے ۴۰ سالہ میدان عمل کا ایک ایک دن ڈائری کی شکل میں محفوظ ہے محترم والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ کسی مربی سلسلہ کی کامیابی میں روزانہ ڈائری لکھنے کی عادت بھی اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ اس طرح ہر روز' دن بھر کی مصروفیت اپنی ڈائری میں لکھتے ہوئے اپنے نفس کا محاسبہ ہوتا رہتا ہے کہ آج میں نے سلسلہ کو کس قدر وقت دیا اور اسی محاسبہ کے نتیجہ میں جذبہ عمل کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔

آپ ایک دعاگو بزرگ تھے ایک دفعہ ہم علی الصبح اندرون سندھ ایک نہر کی پٹڑی پر سفر کر رہے تھے کہ اچانک موسلادھار بارش ہو گئی صورتحال خطرناک نظر آنے لگی ایک طرف چوڑی نہر تھی اور دوسری طرف گہرے کھڈ کیچڑ اور پھسلن کی وجہ سے گاڑی اچانک گہرے کھڈ کی طرف پھسلنے لگی حتیٰ کہ ایک وہیل آخری کنارے تک پہنچ گیا بڑی مشکل سے ڈرائیور نے بریک لگائی ہم سب گاڑی سے اتر گئے۔ محترم والد صاحب نے وہیں نہر کے پانی سے وضو کیا اور خدا کے حضور دعاؤں میں گر گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے ڈرائیور کو گاڑی دوبارہ چلانے کا کہا ڈرائیور نے ڈرتے ڈرتے گاڑی اسٹارٹ کی ابھی چند گز ہی آگے گئے ہوں گے کہ یہ دیکھ کر ہم سب کی حیرانگی کی انتہا نہ رہی کہ سڑک پر کیچڑ اور پانی کا نام اور نشان نہ تھا اور یوں لگتا تھا کہ یہاں عرصہ سے بارش نہ ہوئی ہو۔

محترم والد صاحب کی شخصیت کا نمایاں پہلو آپ کی انتظامی صلاحیت تھا آپ جہاں متعین رہے وہاں دینی خدمات کے علاوہ بیوت الذکر کی تعمیر و ترقی میں بہت دلچسپی لیتے اور کئی شہروں میں بیوت الذکر اور مربی ہاؤسز کی تعمیر و ترقی میں نمایاں حصہ لیا بلکہ اپنے آخری سنٹر سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی میں بیت الذکر کی تعمیر کے لئے انتہائی دلچسپی و لگن کا مظاہرہ کر رہے تھے اور اکثر اوقات احباب جماعت اس ضمن میں صلاح مشورے کرتے رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے محترم والد صاحب کو قلم کی دولت سے بھرپور سرفراز فرمایا تھا چنانچہ آپ نے کئی کتب لکھیں اور آخری دنوں میں بھی آپ ایک کتاب پر کام کر رہے تھے آپ کراچی سے نکلنے والے ایک مشہور رسالہ کے مدیر اعزازی بھی رہے۔

محترم والد صاحب باوجود خطرناک امراض کے سلسلہ کے کاموں میں بہت محنت اور جانفشانی سے کام لیتے کبھی گھر کے امور کو وقف کے تقاضوں پر فرضیت نہ دی محترمہ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ بچپن میں خاکسار شدید بیمار ہو گیا بچنے کی بظاہر کوئی سبیل نظر نہ آتی تھی اسی دوران آپ کو مرکز کی طرف سے کہیں دورہ کرنے کی ہدایت موصول ہوئی آپ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اسی حالت میں ہمیں خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے خود دورہ پر روانہ ہو گئے شاید آپ کی اسی ادا کو پسند کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو معجزانہ رنگ میں شفا بخش دی۔

آپ صبر و استقلال کا پیکر تھے ہمارے چھوٹے بھائی عزیزم اکبر طاہر کی بیماری کے دوران آپ نے انتہائی صبر و حوصلہ کا مظاہرہ کیا عزیزم اکبر طاہر کی وفات سے کچھ دن قبل ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کر دیا تھا مگر آپ نے کمال حوصلہ سے یہ خبر سنی اور ہمیں اس لئے نہ بتایا کہ مبادا ہم حوصلہ نہ ہار بیٹھیں اور خود باوجود بلڈ پریشر' انجائنا اور شوگر کے مریض ہونے کے اپنے چہرہ سے بھی اس دکھ کو عزیزم کی وفات تک ظاہر نہ ہونے دیا اور ہمت اور حوصلہ کا پہاڑ بنے رہے۔

محترم والد صاحب وفات سے چند دن قبل ہماری بڑی باجی اہلیہ مکرم مبشر احمد زاہد صاحب کے پاس جاپان بغرض علاج و آرام تشریف لے گئے تھے مگر آپ کا یہ سفر بھی جماعتی دورہ کی حیثیت اختیار کر گیا کبھی آپ مذاکروں اور اجلاسوں سے خطاب کر رہے ہیں تو کبھی مجالس سوال و جواب میں مشغول ہیں۔ ہماری باجی صاحبہ آرام کا کہتیں تو فرماتے کہ مجھے کام کرنے دو میں نے کون سا روز روز جاپان آنا ہے۔

جاپان آمد کے ۹ دن بعد یعنی ۹۔ جولائی ۱۹۹۱ء کو آپ کو ہارٹ اٹیک ہوا فوری طور پر ہسپتال لے جائے گئے ڈاکٹروں نے ہر ممکن کوشش کی مگر تقدیر الٰہی غالب آچکی تھی آپ ہسپتال پہنچنے کے ۲ گھنٹے بعد انتقال فرما گئے اور یوں پردیس میں اپنی جان آفریں کے سپرد کر دی (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

محترم والد صاحب نے اپنی اولاد میں بھی وقف زندگی کے تسلسل کو برقرار رکھا اور خاکسار کے بڑے بھائی مکرم انور طاہر صاحب شاہد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں بطور مربی سلسلہ متعین ہیں نیز بڑے بھائی مکرم افضل طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ صادق آباد اور نائب قائد ضلع خدام الاحمدیہ رحیم یار خان کی حیثیت سے جماعتی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں آخر میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پیارے والد صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام دے نیز پسماندگان کو ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

جب انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے اور عجز و مصیبت کی حالت نہیں رہتی تو جو شخص اس وقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعارف

سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمودہ امتہ السمیع صاحبہ سیکرٹری کیسٹ پروگرام لجنہ اماء اللہ کراچی لکھتی ہیں:۔

حضرت بلالؓ کے متعلق پہلے اردو میں شائع کیا گیا اور مجھ سے کہا گیا کہ اس کتاب کا ترجمہ کرو۔ لیکن جب میں ترجمہ کر رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ مذکورہ کتاب میں حضرت بلالؓ کی زندگی کا صرف ایک ہی واقعہ درج کیا گیا ہے۔ ان کے متعلق مزید معلومات مختلف کتب سے حاصل کی گئیں۔ اب جو کچھ آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے اس میں حضرت بلالؓ کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے واقعات تاریخ وار درج کئے گئے ہیں۔ یہ روداد اس لئے لکھی گئی ہے تاکہ بیرونی ممالک میں رہنے والے بچوں کو اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے میں آسانی پیدا ہو۔ اسے آڈیو کیسٹ پر بھی منتقل کیا جا رہا ہے۔ میں مسز شہناز مظفر کی انتہائی طور پر ممنون ہوں اور اسی طرح ان کی بیٹی ناصرہ مظفر کی بھی کہ انہوں نے اس کتاب کا پہلا ترجمہ شدہ ڈرافٹ کیسٹ ٹیپ پر ریکارڈ کیا۔ اسی طرح میں اپنے شوہر محترم بریگیڈیئر چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب کی بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے ہر قدم پر رہنمائی بھی کی اور مدد بھی مہیا فرمائی۔ اس کے نتیجہ میں حضرت بلالؓ کی زندگی کے متعلق یہ کتاب لکھی گئی۔ اسی طرح مسز قاضی اسد کی بھی میں ممنون ہوں کہ انہوں نے انگریزی مسودہ کی درستی کا کام سرانجام دیا۔

اس تعارف میں واقعات پیش کرنا مقصود نہیں ہے۔ قارئین کرام کو صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کراچی (پاکستان) نے ۱۹۸۹ء کے جشن صد سالہ کے سلسلے میں جو کتابیں شائع کی ہیں ان میں سے ایک کتاب حضرت سیدنا بلالؓ کے سوانح حیات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب مکرمہ محمودہ امتہ السمیع وہاب صاحبہ نے تحریر کی ہے امید ہے کہ بیرونی ممالک میں بسنے والے احمدی بچے اور اسی طرح پاکستان میں ایسے احمدی بچے جو انگریزی پڑھ سکتے ہیں اس کتاب سے استفادہ کریں گے۔ ہم لجنہ اماء اللہ کراچی کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے نہ صرف اردو زبان میں بلکہ انگریزی دان بچوں کا خیال رکھتے ہوئے انگریزی میں بھی کتب شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے پہلے بھی کوئی کتاب انگریزی زبان میں چھپی ہو لیکن اگر یہ پہلی کتاب ہے۔ تو امید ہے کہ وہ اس سلسلے میں مزید کتابیں انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کریں گی۔ اس کتاب کے متعلق ایک تعارفی نوٹ پہلے بھی الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے۔ چونکہ جملہ واقعات پیش کرنا مقصود نہیں ہے۔ اس لئے محض یاددہانی کے لئے دوسری بار پھر اس کا ذکر کر دیا ہے۔

روزنامہ جنگ کا اداریہ

ایک اردو روزنامہ (جنگ) ۷ مئی کے شمارے میں ایک اداریے میں کہتا ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو پنجاب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تمام مکاتب فکر کے علماء پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے فروعی اختلافات کو پس پشت ڈال کر فرقہ وارانہ ہم آہنگی' استحکام پاکستان اور امن و امان برقرار رکھنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ اس تعلق میں انہوں نے یہ انتباہ بھی کیا کہ وہ فتنہ بھڑکانے والوں اور دہشت گردوں سے آہنی ہاتھ سے نبٹیں گے۔ ملک بھر میں بالعموم اور پنجاب میں بالخصوص گزشتہ کچھ عرصہ سے فرقہ پرستی کے نام پر فتنہ پھیلائے اور معاشرے کے خرمن امن کو تباہ کرنے کے جو واقعات رونما ہوئے ہیں وہ پوری قوم اور علمائے کرام کے لئے خاص طور پر تشویش کا موجب ہونے چاہئیں۔ کیونکہ برصغیر پاک و ہند میں مختلف فرقے صدیوں سے باہمی پیار و محبت اور یگانگت سے رہ رہے ہیں اور کبھی بھی ان کے اندر پائے جانے والے فقہی اور فروعی اختلافات نے یہ شکل اختیار نہیں کی کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کرنے اور ان کی مساجد اور عبادت گاہوں تک کو بموں کا نشانہ بنائیں۔ مختلف مکاتب فکر کے درمیان فروعی اختلافات کو بھڑکانے میں ان واعظین اور خطیبوں کا بھی ہاتھ ہے جو دانستہ یا نادانستہ طور پر لاؤڈ سپیکروں پر وقت بے وقت اشتعال انگیز تقریریں کرتے اور عوام کے قلب و ذہن میں زہر بھرتے رہتے ہیں۔

نیم کے فوائد

نیم بہت قدیم درخت ہے۔ اس کے خواص سے لوگ کئی سو سال قبل مسیح سے واقف ہیں۔ اس کا اصل وطن برصغیر پاک و ہند کہا جاتا ہے۔ چالیس پچاس فٹ اونچا اور لمبی لمبی شاخیں پھیلائے ہوئے اس درخت کو پوری دنیا پہچانتی ہے۔ پاکستان کے تقریباً ہر علاقے میں یہ موجود ہے۔ اس کی چھاؤں بڑی گھنی اور ٹھنڈی ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر دن میں اس کے نیچے آرام کیا جائے تو بہت سے امراض سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر متعدی بیماریوں سے۔ نیم کی پتلی شاخوں کے سرے پر ۹ سے ۱۵۔ انچ لمبی باریک شاخیں ہوتی ہیں جن میں سے ہر ایک پر ۹ سے ۱۵ تک باریک باریک پتے ہوتے ہیں۔ ان کے کنارے آری نما دندانے دار ہوتے ہیں۔

نیم کے فوائد نے ساری دنیا کو چونکا دیا ہے۔ اس میں حیرت انگیز طور پر ایسے خواص پائے جاتے ہیں جن میں ایک طرف جراثیم کش اثرات ہیں اور اسے اینٹی بائیوٹک کے طور پر استعمال کرایا جا سکتا ہے دوسری طرف اینٹی سیپٹک اثرات بھی اس میں شامل ہیں۔ یہ دافع تعفن بھی ہے۔ اس کے علاوہ وائرس کے خلاف بھی اس کا اثر مشاہدہ میں آیا ہے اور پھپھوندی سے پیدا ہونے والی (Fungal diseases) بیماریوں کو بھی دور کرتا ہے مصفی خون کے طور پر اس کے پتوں کا جوشاندہ پلایا جاتا ہے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ایک پیالی پانی میں دس بارہ پتے ڈال کر اسے جوش دیں۔ اس سے زخموں کو بھی دھویا جا سکتا ہے۔ گرمی دانے کے مریض کو بھی اس جوشاندے سے نہلا دیں۔ تو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر پھوڑا بن جائے تو پتوں کو ہلکی سی بھاپ دے کر اس کا لیپ سا بنا لیں۔ اور اس مقام پر لگاتے رہیں۔ اس طرح سے نیم کے پتے مختلف طور پر استعمال کرائے جاتے ہیں۔ اس کی نرم کونپلیں پیس کر اور ابال کر پلائی جائیں تو مصفی خون کے طور پر بڑا اچھا کام کرتی ہے۔

چین میں اس کے بیج بھی دوا کے طور پر بہت استعمال کئے گئے ہیں۔ ان بیجوں کو پیس کر اور اس کا تیل نکال کر جو روغن نیم کہلاتا ہے وہ بھی استعمال کرایا جاتا ہے۔ بالوں میں اگر جوئیں پیدا ہو جائیں تو یہ تیل استعمال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ اس کی گولیاں بنا کر بواسیر میں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ جسم میں اندرونی طور پر جو ناسور ہو جاتے ہیں ان میں استعمال کرائے جاتے ہیں۔ بعض امراض میں جلد سے چھلکے اترتے ہیں اس میں بھی اس کا تیل لگانے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ تیل میں سے جو کھلی بچ جاتی ہے اس کی کھاد بنائی جاتی ہے اور پودوں کی جڑوں میں جہاں پانی دیا جاتا ہے اور وہاں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں وہاں لگانے سے پودے بیماریوں سے بچ جاتے ہیں۔

یونانی طبیب کتابوں کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے کتابوں کے درمیان نیم کے پتے رکھا کرتے تھے۔ کسان اناج کو ذخیرہ کرتے وقت پہلے نیم کے پتے فرش پر بچھاتے تھے۔ اناج کے درمیان بھی رکھتے تھے تاکہ کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رکھ سکیں۔ آبادیوں کے اردگرد نیم کے درخت خاص طور پر لگاتے تھے تاکہ ہوا صاف رہے اور متعدی امراض سے حفاظت ہو سکے۔ نیم کے پتوں کو جلا کر گھروں میں اس کی دھونی دینا چیچک خسرہ اور ٹائیفائیڈ میں مبتلا مریض کے بستر پر اس کی چھوٹی چھوٹی تھیلیاں رکھنا اور انہیں پنکھے کی طرز پر جھلنے کا بھی رواج رہا ہے۔

ان تمام باتوں کا جب تجزیہ کیا گیا تو سائنسی طور پر ان کوائف کی تصدیق ہوتی چلی گئی۔ بلکہ ترقی یافتہ ممالک کو تو نیم نے چونکا دیا کیونکہ اس میں ایسے اہم اجزاء دریافت ہوئے جن سے مختلف اقسام کے فوائد حاصل ہوئے۔

گزشتہ پچاس سال سے کئی ممالک جن میں جرمنی امریکہ اور جاپان شامل ہیں نیم پر بھرپور سائنسی انداز میں تحقیق کر رہے ہیں۔ ان تحقیقات کا دائرہ نہ صرف امراض اور ان کا علاج ہے بلکہ اسے کیڑے مار دوا کے طور پر بھی پرکھا گیا ہے۔ چونکہ اب تک پودوں اور فصلوں پر جو کیڑے مار ادویہ استعمال کی جاتی ہیں وہ زہریلے اثرات رکھتی ہیں لیکن نیم کا استعمال اس لحاظ سے بے ضرر ہے یہی وجہ ہے کہ اب تک نیم پر تین عالمی کانفرنسیں ہو چکی ہیں جو یقیناً اس کی خوبیوں کا اعتراف ہے۔

نیم کے پھولوں کو جذام میں اور آنکھیں دکھنے میں بھی استعمال کروایا گیا ہے۔ انہیں پانی میں جوش دے کر بھی پلاتے ہیں اور اس کا عرق کشید کر کے آنکھوں میں لگاتے ہیں اور نیم کی چھال کو بھی اسی طرح استعمال کرتے ہیں۔ جذام کے علاوہ آتشک کے لئے بھی یہ فائدہ مند ہے۔ بچوں کے پیٹ میں کیڑے بھی اس کے روغن کے استعمال سے ختم ہو جاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۴

جھک' بک جھک ہوتے ہوتے بالآخر نفرتیں پیدا ہو جاتی ہے اور خاوند کہتا رہتا ہے کہ تو تو ہے ہی بے سلیقہ تیرے ہاتھ میں تو مزا ہی کوئی نہیں حالانکہ جہاں تک جسم کی ضرورت کا تعلق ہے وہ تو اسے مہیا ہو رہی تھی۔ اسی طرح آپ اپنے دیگر حواس پر غور کریں تو کم سے کم ضرورت بہت تھوڑی تھی۔ اس سے بہت زیادہ عطا کیا گیا ہے اور اس عطا کرنے کی صفت کا نام جو ضرورت حقہ سے زیادہ ہو رحمانیت ہے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۴۱ تا ۴۶)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۱۹ میں شاہد منصور ولد صابر علی صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شاہد منصور ۹۲۔ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱ شیخ بشارت احمد وصیت نمبر ۲۷۵۵۲ گواہ شد نمبر۲ امان اللہ خان وصیت نمبر ۲۶۵۸۱۔

مسل نمبر ۲۹۵۲۰ میں صاحبزادہ مرزا ہارون احمد ولد صاحبزادہ مرزا الیق احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صاحبزادہ مرزا ہارون احمد دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر۱ ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا الیق احمد ایم بی بی ایس گواہ شد نمبر۲ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد دادا موصی۔

مسل نمبر ۲۹۵۲۱ میں خورشید بیگم زوجہ غلام نبی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۲۵ دارالرحمت شرقی ب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی کانٹے وزنی ۱۸ گرام مالیتی سات ہزار دو سو روپے (۲) حق مہر پانچ صد روپے وصول شدہ کل جائیداد ۷۷۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خورشید بیگم ۸/۲۵ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر۱ چوہدری غلام نبی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ چوہدری عنایت اللہ وصیت نمبر ۱۰۶۸۹۔

مسل نمبر ۲۹۵۲۲ میں تمثیلہ رفیق بنت رفیق احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ناصر آباد شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ تمثیلہ رفیق۔ رفیق ہاؤس بھکی روڈ ناصر آباد شیخوپورہ گواہ شد نمبر۱ ڈاکٹر ادریس احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر۲ مبشر منظور سیکرٹری مال شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۹۵۲۳ میں علی محمد ولد امام دین قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۷ گ۔ ب سینی بار شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین ساڑھے آٹھ ایکڑ مالیتی ۶۸۰۰۰۰ روپے اور مکان رہائشی واقع چک ۷ گ۔ب سینی ضلع شیخوپورہ مالیتی ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد علی محمد چک نمبر ۷ گ۔ ب سینی بار ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر۱ بشیر احمد معلم وقف جدید کوٹ دیالداس ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر۲ محمد صادق چچا زاد بھائی موصی۔

مسل نمبر ۲۹۵۲۴ میں نصیرہ بیگم زوجہ چوہدری ناصر احمد ساہی قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۲ تولہ ۸ ماشہ مالیتی ۱۲۲۶۶/- روپے (۲) زیور چاندی ۲ تولہ مالیتی ۱۲۰/- روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۵۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصیرہ بیگم ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ حال معرفت نصیر احمد وڑائچ ۲۲/۴ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر۱ چوہدری ناصر احمد ساہی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ محمد امین بھٹی قائد خدام الاحمدیہ ندیم آباد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۹۵۲۵ میں عبدالحفیظ ولد عبدالحئی صاحب قوم سید پیشہ ریٹائرڈ عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی یونیورسٹی کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی دو لاکھ نوے ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالحفیظ C-۶۲ سٹاف ٹاؤن کراچی یونیورسٹی کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ جاوید احمد ملک B-R۔ اے ون ولاز سیکٹر A-13 گلزار ہجری کراچی ۷۵۳۳۰۔

مسل نمبر ۲۹۵۲۶ میں محمد مسلم ولد عبدالعزیز صاحب قوم شیخ پیشہ ریٹائرڈ عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن کورنگی کریک کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ۱۶۰ مربع گز گلشن لطیف کورنگی کریک مالیتی ۴۸۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ نو سو پندرہ (۹۱۵) روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد مسلم A-۱۹۵۔ پی۔ اے۔ ایف بیس کورنگی کریک کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ چوہدری محمد شریف وصیت نمبر ۱۶۵۹۱۔

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے مضبوط اور معیاری مکمل
ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد۔
فون ۳۰۸۰۹ رہائش ۶۸۰۳۷۳

قد کا بڑھنا اور جسمانی نشوونما ممکن ہے

اگرچہ قد و قامت کا انحصار خوراک آب و ہوا اور خاندانی قد و قامت پر ہے تاہم قد کے چھوٹا رہنے کی ایک اہم وجہ نشوونما والے ہارمونز پیدا کرنے والے غدودوں کے فعل میں خرابی بھی ہے۔ مؤثر ہومیوپیتھک ادویات سے بفضلہ تعالیٰ ان خرابیوں کو دور کرکے جسم کی قدرتی نشوونما کو برقرار کیا جاسکتا ہے۔ قد بڑھنے کی عمر لڑکوں میں قریباً ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال تک ہے لہٰذا چھوٹے قد کا علاج اطفال کی عمر میں ہی زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔

چھوٹا قد کورس: قیمت 120/- چھوٹے قد جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کیلئے

علاوہ ازیں صحت کی عمومی بہتری کیلئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید ہیں

- ٹانک ڈراپس: قیمت 40/- روپے
اعصاب دماغ اور جسم کی تقویت کیلئے مؤثر ٹانک
- ایپی ٹائزر کیپسولز قیمت 10/- روپے
بھوک بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
- کمزوری جسم کورس قیمت 125/- روپے
تازہ خون پیدا کر کے وزن بڑھاتا اور صحت و توانائی میں اضافہ کرتا ہے۔

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر ریحیہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 , 04524-771
فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 19- مئی-1994ء
لو چل رہی ہے۔ گرمی میں شدت آگئی ہے۔ درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر خارجہ پاکستان سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان اپنے ایٹمی پروگرام کے معائنہ کے لئے تیار ہے۔ توقع ہے کہ اس ہفتے صدر فاروق لغاری کے دورہ امریکہ کے دوران پاکستان کی ایٹمی پالیسی زیر بحث آئے گی۔ انہوں نے بتایا کہ امریکہ مطمئن ہے کہ ہم نے ایٹمی ہتھیار تیار نہیں کئے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ امریکی ہتھیاروں کی فروخت اس سال کے آخر تک شروع ہو سکتی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن لیڈر کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو وزیر اعظم کے عہدے سے ہٹنے کے بعد خود ہی جنگلے ہٹا دینے چاہئیں تھے۔ سیکیورٹی کی ضرورت ہے تو ہمیں بتائیں۔ باقی رہا تجاوزات ختم کرنے کا معاملہ تو وہ بلاامتیاز تمام صوبے سے ختم کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے کمیٹی بنا دی گئی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر لغاری کی کرپشن کے ٹھوس ثبوت عید کے بعد قوم کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کا واسطہ ایسے حکمرانوں سے ہے جو دونوں ہاتھوں سے ملک کو لوٹ رہے ہیں۔ حکومت درجنوں سکینڈلوں کی زد میں آچکی ہے۔ قیمتوں میں دوگنا اضافہ ہو گیا ہے۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خاں لغاری نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ اپوزیشن کا بائیکاٹ اور استعفے کوئی نیک فال نہیں ہیں۔ اپوزیشن کا رویہ قابل تعریف نہیں ہے۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ آئینی پیکیج کے ذریعہ آئین کی خامیاں دور کی جانی چاہئیں لیکن موجودہ محاذ آرائی کے حالات میں یہ ناممکن نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری اور وزیر اعظم کی ملاقات کے متعلق پریس کی ۹۰ فی صد باتیں غلط ہوتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ زندگی بھر کسی سکینڈل میں ملوث نہیں ہوا نہ انشاء اللہ ہوں گا۔ میرے انتخابات کے لئے یونس حبیب نے کوئی رقم نہیں دی۔

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان پرانے ساتھی ہیں اس لئے امریکہ کو چاہئے کہ دوستی کا حق ادا کرے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس کوئی ایٹم بم موجود نہیں ہے پریسلر ترمیم کے خاتمے کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ایٹمی صلاحیت رکھتے ہیں اور ملکی سلامتی کو خطرہ ہوا تو اپنا دفاع خود کریں گے۔

○ پاکستان نے اپنے شہریوں کو بھارت کے سفر سے روک دیا ہے۔ کیونکہ وہاں ان کے لئے خطرات ہیں۔ بھارتی حکومت پاکستانیوں کی تذلیل کرتی ہے۔ اور معمولی خلاف ورزیوں پر گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔

○ وزیر اعظم بھارت نرسیمارائو نے امریکہ میں دعویٰ کیا ہے کہ کشمیر پر بھارتی عوام کا حق ہے اور کشمیر ہمیشہ ہماری ملکیت رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ وادی میں انسانی حقوق کی صورت حال اتنی خراب یں۔ فسادات غیر ملک سے برآمد شدہ "دہشت گرد" کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی مسئلہ پر امریکہ اور بھارت کے تعلقات کو کوئی خطرہ نہیں۔ صورت حال جلد واضح ہو جائے گی۔

○ گوجرانوالہ میں بھی موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی لگا دی گئی ہے جبکہ لاہور میں اس جرم میں ۱۰۰۰۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ شہر کے حوالات ملزموں سے بھر گئے۔ پولیس چیکنگ کے دوران خواتین کے چہرے دیکھتی رہی۔

○ ملک بھر کو قیامت خیز گرمی نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ جس سے ۴۔ افراد ہلاک اور ۵۰ بے ہوش ہو گئے۔ بالائی سندھ میں درجہ حرارت ۴۳۔ ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔

○ امریکی انتظامیہ نے کہا ہے کہ ذرا سی بات پر پاک بھارت ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ پاکستان کو سخت خطرہ لاحق ہے۔ لیکن ایٹمی ہتھیاروں کو کیپ کرنا دونوں کے استحکام کی ضمانت ہو گا۔

○ میاں محمد نواز شریف کی ماڈل ٹاؤن والی اقامت گاہ کے باہر حفاظتی جنگلے اور دیواریں توڑنے اور ۲۷ کنال پر مشتمل تجاوزات گرانے کے لئے کئے گئے "اپریشن مڈنائٹ" کی بازگشت سینیٹ میں بھی سنی گئی اور اچھا خاصا ہنگامہ ہو گیا۔ سینیٹر شجاعت حسین نے کہا کہ حکومت کو انتقامی کارروائی زیب نہیں دیتی۔ انہوں نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور ان کے شوہر کے خلاف تیز و تند الفاظ استعمال کئے جس پر حکومتی ارکان نے شدید احتجاج کیا اور ہنگامہ ہو گیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے بونیر میں ۱۲۔ شہریوں کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ گورنر سرحد کا نفاذ شریعت کا "حکم" کھلا دھوکا اور وقت گذاری کا حربہ ہے۔ انہوں نے کہا اس واقعہ کے بعد ان مذہبی رہنماؤں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ جو پیپلز پارٹی کا ساتھ دے رہے ہیں۔

○ وفاقی وزیر قانون اقبال حیدر نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت کو قبضہ گروپ کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ امراء کے محل بنے ہیں۔ ۲۷ کنال پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ کھوکھا تو گرا دیا جائے اور جس کے پاس کھربوں روپے ہوں اسے نائز قبضہ رکھنے کی اجازت دے دی جائے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ سرحد پیر صابر شاہ نے پشاور میں پلاٹوں کی الاٹمنٹ کا اعتراف کیا اور کہا کہ انہوں نے صوابدیدی اختیارات کے تحت صرف غریبوں کو پلاٹ دیئے ہیں تاہم انہوں نے ان پلاٹس کی تفصیلات بتانے سے گریز کیا۔

○ ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کے کنوینر سینیٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ وہ کراچی میں فوج کے کردار سے مطمئن ہیں لیکن ہم حکومت کے ساتھ مذاکرات نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت ایم۔ کیو۔ ایم کا وجود ہی تسلیم نہیں کرتی اور حکومت کا کہنا ہے کہ ہم دہشت گرد ہیں۔

○ پاکستان فرانس سے جدید میزائلوں سے لیس تین آبدوزیں خریدے گا۔ جن کی مالیت ۶۱۰ ملین ڈالر ہے۔

○ صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ اور مسلم لیگ (ج) کے صوبائی صدر میر افضل نے کہا ہے کہ مجھے کسی عہدے کی ضرورت نہیں۔ صرف مجھے وزیر اعظم سے چیئرمین سینیٹ کا وعدہ پورا نہ کرنے پر اختلاف ہے۔ انہوں نے یہ بات وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے بعد کہی۔ یہ ملاقات انہوں نے صدر مسلم لیگ حامد ناصر چٹھہ کے اصرار پر کی تھی۔

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508, 355422
7235175

ڈش انٹینا

احباب جماعت کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفاء میڈیکو نے ایک ذیلی ادارہ الیکٹرانکس کا شروع کیا ہے جس میں سب سے پہلے ڈش انٹینا کا مکمل سسٹم جو کہ مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہے۔ تیار کیا ہے

۱۔ ڈش انٹینا بمع سٹینڈ ۲۔ فیڈ ہارن ۳۔ ایل این بی ۴۔ پچ سسٹم ریسیور

ہمارے ڈش انٹینا کی خوبی یہ ہے کہ اس میں تصویر نہایت اعلیٰ اور آواز بالکل صاف آتی ہے۔ چنانچہ معیار اور کوالٹی کے لحاظ سے اس وقت اس سے بہتر کوئی سسٹم اس قیمت پر نہیں مل سکتا۔ یہ امر بھی خصوصیت کا حامل ہے کہ خریدار کو ڈش انٹینا کے خریدنے پر ہم پچ سسٹم مائیکرو ریسیور کی تین ماہ کی فری سروس گارنٹی۔ نیز بعد از فروخت سروس کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔

اوپر دیئے گئے اوصاف کو ثابت کرنے کیلئے اس ڈش انٹینا کی نیچے درج شدہ پتہ پر صبح سے شام تک نمائش اور DISPLAY کا انتظام ہے احباب کسی بھی وقت ان خوبیوں سے بھرپور ڈش انٹینا کی قابل رشک کارکردگی کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ تفصیل قیمت

۱۔ پچ سسٹم مائیکرو سسٹم سیٹلائٹ ریسیور Rs 2500-00

۲۔ ڈش انٹینا مکمل بمع پچ ریسیور سسٹم۔ فیڈ ہارن، ایل این بی

ڈش 6 فٹ کی ایلومینیم جالی کے ساتھ کل قیمت Rs 5700-00

ڈش 8 " " " 7000-00 "

ڈش 6 فٹ ایلومینیم شیٹ کے ساتھ کل قیمت Rs 6800-00

ڈش 8 " " " 9000-00 "

یہ تعارفی قیمت عید الاضحیٰ کیلئے خصوصی طور پر کم کی گئی ہے۔

شفا میڈیکو الیکٹرانکس ڈویژن مائیکرو سنٹر 7۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

فون: 354259 فیکس: 7228596